بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

کٹھن سو جانب ۶/ لی ۱۱ھ

اسلام کی اشاعت

مسلمانوں کا فرض بھی ہے اور تحفظ و بقاء کی ضمانت بھی،
وقت کا تقاضہ ہے کہ ہر مسلمان اسلام کا داعی و مبلغ بن جائے

نگارش:- ابو محمد امام الدین رام نگری

پتہ:- اسلامی ساہتیہ سدن - رام نگر - بنارس (یوپی)

ملک کی آزادی کے بعد سے مسلمان جن فتنہ و فساد اور مشکلات و مصائب میں مبتلا ہیں ان سے عام طور پر مسلمان باخبر ہیں، یہ سب کچھ بے سبب نہیں ہے، اس کے مختلف اسباب ہیں:-

۱- تاریخی تعصب یعنی باہر کے مسلمانوں کی آمد اور ان کی حکمرانی

۲- قومی اور مذہبی تعصب

۳- ملک کی تقسیم اور پاکستان کا قیام اور مسلمانوں پر اس کا الزام

۴- اسلام کے خلاف گمراہ کن اور زہرناک پروپیگنڈا

ملک کی تقسیم کے وقت یہ سب حالات ہمارے پیش نظر تھے، اور ہمیں ان کا بخوبی اندازہ تھا جو مسلمانوں کو پیش آرہے ہیں۔ اور مزید برآں پیش آسکتے ہیں ہم نے ان حالات سے عہدہ برآ ہونے کی تدابیر پر غور کیا تو اللہ تعالیٰ نے ہمارے دل میں یہ خیال القاء کیا کہ ہم تاریخ کو بدل سکتے ہیں اور نہ ملک کی تقسیم

کو مسخر کر سکتے ہیں لیکن اہلِ وطن کو اسلام کے اوصاف و محاسن اور اس کے برکات سے متعارف کرا کے اس کے متعلق اہلِ وطن کی بدگمانی و غلط فہمی اور نفرت و بیزاری کا نہ صرف ازالہ کر سکتے ہیں بلکہ ان کے دلوں کو مسخر بھی کر سکتے ہیں۔ حکیم الاسلام علامہ اقبال نے کہا ہے ؎

ایک عالم جس سے ہو تسخیر بے تیغ و تفنگ
تو اگر سمجھے تو تیرے پاس وہ ساماں بھی ہے

اسلام کی دعوت و تبلیغ کا آغاز مکہ مکرمہ میں ہوا۔ کون نہیں جانتا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام کی مخالفت میں کتنے متشدد تھے، وہ فاروقِ اعظم اور امیر المومنین ہو گئے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ کون تھے؟ انھیں کی ناگہانی یلغار سے غزوہ احد کا پانسہ پلٹ گیا، وہ سیف اللہ ہو گئے۔ یہ اسلام کی قوتِ تاثیر ہی کا تو اعجاز تھا۔ دنیا کی تاریخ پر نظر ڈالئے، چین میں کبھی تلوار نہیں چلی اشتراکی انقلاب سے پہلے وہاں چھ کروڑ مسلمان تھے۔ اب تک وہ بیس کروڑ مسلمانوں کی اکثریت لے ہیں، اگر وہاں جمہوری حکومت ہوتی تو مسلمانوں کی تعداد بارہ کروڑ ہو گئی ہوتی۔ انڈونیشیا اور ملیشیا مسلم ممالک ہیں، مسلمان فاتحین نے ہندوستان کی زمین کو فتح کیا، دلوں کو فتح کیا داعیان و مبلغین نے۔

یہ نہ سمجھئے کہ اسلام کی تاثیر اور قوتِ تسخیر داستانِ پارینہ بن گئی، افریقہ میں آج بھی اسلام پھیل رہا ہے اور حکمران تک اسلام قبول کر رہے ہیں، کوریا میں اسلام پھیل رہا ہے۔ تازہ خبر کے مطابق کئی سو مردوں اور عورتوں پر مشتمل پورا گاؤں مسلمان ہو گیا۔ جاپان میں اسلام کی اشاعت و قبولیت کی رفتار اتنی امید افزا ہے کہ مستقبل قریب میں اسلام اس ملک میں عظیم مذہب بن جائے گا۔ رابطہ عالم اسلامی کی تحریک اور شاہ فیصل شہید مرحوم کی مالی امداد سے جاپانی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ شائع ہو چکا

ہے۔ دارالحکومت ٹوکیو میں بڑے اہتمام سے اس کی تقریب اجرا منائی گئی۔ مرکز اسلام
کی دعوت پر رابطۂ عالم اسلامی کا ایک موقر وفد جاپان گیا تھا جس میں ممتاز ترین ماہرین
قانون شریعت تھے۔ ایک شریعت ہفتہ بھی منایا گیا جس میں یونیورسٹیوں کے پروفیسروں،
ججوں، ممالک اسلامیہ کے سفیروں اور شاہ جاپان کے بھائی شہزادہ میکاسا نے بھی شرکت کی تھی
نشر یونیورسٹی نے رابطۂ عالم اسلامیہ کے وفد کو دعوت استقبالیہ دی تھی۔ اس میں پارلیمنٹ
کے اسپیکر، بری و بحری فوج کے نمائندے، حکومت کے اعلیٰ عہدیدار اور شہزادہ میکاسا
نے شرکت کی تھی، اہم اشخاص نے تقریریں بھی کیں اور اس توقع کا اظہار بھی کیا گیا کہ جاپان کا
جو جدید دستور بنایا جائے گا اس میں اسلامی دستور سے بھی استفادہ کیا جائے گا۔ آخری اجلاس میں
طے کیا گیا کہ شریعت اسلامیہ ہفتہ کی تمام تقریریں شائع کی جائیں گی۔ اور اسلامی فقہ کی تمام
بنیادی کتابوں کا جاپانی زبان میں ترجمہ کیا جائے گا۔

ترقی یافتہ کہے جانے والے ممالک امریکہ، کناڈا، انگلستان، فرانس، جرمنی،
سب میں اسلامی تنظیمیں قائم ہیں۔ نئی مسجدیں تعمیر ہو رہی ہیں اور اسلام پھیل رہا ہے۔ امریکہ میں
اسلامی یونیورسٹی قائم کرنے کا بھی منصوبہ ہے۔ ہمارے ملک میں مسلمانوں کی حکومت کا آفتاب غروب
ہوگیا مگر خورشید اسلام ضو فشانیاں کرتا ہی رہا۔ ملک کی آزادی کے بعد سے مسلمانوں پر مصائب
و شدائد کی بدلیاں چھا گئی ہیں مگر آفتاب اسلام اس حالت میں اپنی شعاعیں بکھیر رہا ہے۔ یہاں سب
متعصب و معاند ہی نہیں ہیں، حق پسند اور حق پرست بھی ہیں۔ ڈاکٹر وید پرکاش اپادھیائے ایم
اے سنسکرت وید، ڈی، فل دھرم شاستر اچاریہ۔ ڈپ۔ ان جرمن نے اس ناسازگار زمانے
میں ویدوں کے متن سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین ثابت کیا ہے۔ رامچندر رائی
لال ایم۔ اے (ہندو یونیورسٹی بنارس) نے "اسلام ایک سوئم سدھ ایشوریہ جیون دیوستھا"
کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے جو ہم نے گذشتہ مہینے میں شائع کی ہے۔

کرناٹک کی جماعت اسلامی نے کنڑ زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ شائع کیا ہے۔ اس

صوبہ کے مختلف شہروں میں اس کے اجراء کی تقریب منائی گئی جس کی صدارت ممتاز غیر مسلم
شخصیتوں نے کی۔ شہر گرگ کے میونسپل میٹنگ ہال میں وہاں کے مشہور سوامی جی کی صدارت
میں جلسہ ہوا، سوامی جی نے اپنی صدارتی تقریر میں ہندوستان کی سماجی، تہذیبی اور معاشرتی
زندگی پر قرآن مجید اور اسلام کے اثرات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ "قرآن صرف پڑھنے کی چیز نہ
عمل کرنے کی چیز ہے"۔

انہیں دنوں شہر عبداوتی میں بھی اجرائے ترجمہ کی تقریب منائی گئی جس کی صدارت دلیوڈ
کالج کے پرنسپل نے کی۔ جہاں خصوصی شری کرشنا جی نے اپنی تقریر میں کہا: "مسلمانوں نے
اب تک اپنے دین کی مقدس کتاب کا ہم سے تعارف نہیں کرایا تھا، اس کتاب اور اسلام کو
ہم سے دور رکھ کر ہمارے ساتھ بے انصافی کی گئی۔ میں خوش ہوں کہ مجھے آج اس کتاب کے پڑھنے
اور سمجھنے کا موقع ملا۔

دوسرے روز شہر شموگہ میں یہی تقریب منائی گئی۔ اس کے صدر شری لیس۔ نرسمہا نے اپنی
میں کہا: میں نے قرآن مجید کا بغور مطالعہ کیا۔ دوران مطالعہ میں ایسا محسوس ہوا کہ ایسی اچھی
اب تک ہماری آنکھوں سے اوجھل رہی۔ اب میرا جی چاہتا ہے کہ اسے قبول کرلوں، یہ ایک بہتر
کتاب ہے ہر شخص کو اسے پڑھنا چاہیے، جو نہ پڑھے وہ احمق ہے، مسلمانوں کے علاوہ تقریباً... غیر مسلم
جلسہ تھے۔

ملک کے مختلف حصوں میں متعینہ دنوں میں نمائش ہوتے ہیں، جہاں بھی جماعت اسلامی کا مکتبہ لگتا
بڑے شوق سے غیر مسلم بھائی اسلامی لٹریچر خریدتے ہیں۔ ایسی طلب اور قبولیت پذیرائی کے باوجود
میں بھی مسلمان اشاعت اسلام سے غفلت و بے توجہی برتیں، کیا یہ اسلام پر، اہل وطن پر اور خود
اوپر ظلم نہ ہوگا، اگر شری کرشنا جی کی طرح قیامت میں اہل وطن نے خدا کے حضور شکایت کی تو
کے پاس اس کا کیا جواب ہوگا؟ اس پر ہمارے علماء، دانشوران اور ان مسلمانوں کو جنہیں خدا نے
دولت و ثروت سے نوازا ہے خصوصاً غور کرنا چاہیے اگر وہ اشاعت اسلام کی تحریک

زبانی، قلمی اور مالی امداد نہ کریں،

تحریک اشاعت اسلام کا آغاز اور اسلامی ساہتیہ سدن کا قیام

ہم نے ۱۹۲۷ء میں ہندی کے ذریعہ غیر مسلموں میں اشاعت اسلام کا کام شروع کیا، اور اس غرض سے ماہنامہ "اسلامی ساہتیہ" نکالا مگر اس زمانے میں بہت کم مسلمان ہندی جانتے تھے اور ہندو اسلامی رسالہ خرید نہیں سکتے تھے اس لئے وہ جاری نہ رہ سکا مگر اسی میں دو کتابیں شائع ہو گئیں، ایک "اسلام کا پریچے" اور دوسری "اسلام اور غیر مسلم ودوان"، ان دونوں کتابوں کے ذریعہ غیر مسلموں میں اشاعت اسلام کی تحریک جاری ہو گئی۔ اب تک مندرجہ ذیل کتابیں شائع ہو چکی ہیں اور غیر مسلموں میں ان کی اشاعت ہو رہی ہے ۔

(۱) اسلام کا پریچے، ۲ روپیہ ۔ (۲) اسلام اور غیر مسلم ودوان، ۲/۷۵ (۳) اسلام کا ایک انیوواد ۸۰ پیسہ (۴) اسلام بنام دھرم پریورتن ویدوں اجیاد اور جزیہ کی حقیقت ۱/۲۵ (۵) مہاپنجی دوت حضرت محمد صلعم کا جیون پریچے ۱/۶۰ (۶) جگت گرو حضرت محمد صاحب کا درشن سداچرن ۱/۸۰ (۷) اسلام کیا سکھاتا ہے ۱/۲۵ (۸) پوتر قرآن درگ درشن ۴/- (۹) قرآن وید درگ درشن ۹/- (۱۰) ویدوں کے انتم رشی قرآن کے انتم دوت محمد صاحب مصنفہ ڈاکٹر وید پرکاش اپادھیائے ایم اے سنسکرت ویداڈی۔ فل دھرم شاستر آچاریہ۔ ڈی پی۔ ان جرمن، شرح ابو محمد امام الدین رام نگری ۲/۵۰ (۱۱) اسلام ایک سوئم سدھ ایشوریہ جیون ویوستھا مصنفہ راجیندر لال ایم اے استاد بنارس ہندو یونیورسٹی بنارس ۲/-، ترجمہ ابو محمد امام الدین ۲/۵۰ (۱۲) ستیارتھ پرکاش کا ستیارتھ پرکاش ۲/- (۱۳) اسلام کا واستوک سوروپ ۱/۵۰ (۱۴) آریہ سماجی بھرشٹاچار، قرآن کا چمتکار یہ کتاب چھپ رہی ہے۔ آخر کی تین کتابیں آریہ سماجیوں کے قرآن مجید اور اسلام کے خلاف گمراہ کن اعتراضوں کے رد و جواب میں ہیں، یہ کتابیں غیر مسلموں کو وہیں دی جاتی ہیں جہاں آریہ سماجی فتنہ پردازی کر رہے ہوں اور گمراہی پھیلا رہے ہوں۔ دعوتی کتابوں کو غیر مسلم بڑی دلچسپی سے پڑھتے ہیں، متاثر ہوتے ہیں اور اسلام کے اوصاف و محاسن کا اعتراف کرتے ہیں۔ تحریری تحسینی اگر ہاتھ لگن

ہیں بڑے پیمانہ پر اسلام کی اشاعت کیجائے اور ان کے ذہنوں کو اسلام کے حق میں ہموار کیا جائے تو اس سے بڑھ کر اسلام اور مسلمانوں کے تحفظ کی اور کیا صورت ہو سکتی ہے۔ خوب سمجھ لیجئے جب تک اہل وطن کے دل نہ بدلیں، اسلام اور مسلمانوں کے تحفظ کا کوئی طریقہ ضامن نہیں ہو سکتا۔

آپ تحریک دعوت اسلام میں کیسے حصہ لیں

آپ جانتے ہیں کہ برگزیدہ کائنات آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت اسلام کی راہ میں کیسی کیسی جانفشانیاں کیں، اور کیسے کیسے آلام و مصائب برداشت کئے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کیسی کیسی قربانیاں کیں، حضرات صوفیا علیہ الرحمۃ نے کس طرح ملک و دیار چھوڑا اور دور دراز ملکوں میں جا کر اسلام پھیلایا، آج خصوصاً ہمارے ملک میں اسلام کی دعوت و اشاعت کی کتنی آسانیاں ہیں، اور کتنا وسیع میدان ہے۔ آپ حسب حالات اور حسب استطاعت مختلف طریقوں سے اس تحریک میں حصہ لے سکتے ہیں۔ خطیب اور مقرر ہیں تو اپنے خطابات اور تقاریر کے ذریعہ مسلمانوں کو اسلام کی دعوت و اشاعت کی ضرورت اور اہمیت و افادیت سمجھا کر ان میں اس فریضہ کی ادائیگی کے لیے احساس اور جذبہ پیدا کیجئے۔ اہل قلم ہیں تو قلم سے یہی کام کیجئے۔ اہل دولت و ثروت ہیں تو دعوتی لٹریچر کی تیاری اور غیر مسلموں میں اس کی اشاعت کیلئے مالی مدد دیجئے۔ لٹریچر منگائیے، غیر مسلموں کو ہدیہ دیجئے۔ اسکولوں اور کالجوں اور پبلک لائبریریوں میں رکھیے۔ جو زیادہ خرچ کی استطاعت نہیں رکھتے وہ کم قیمت کی دو ہی چار کتابیں منگا کر غیر مسلموں کو مطالعہ کرائیں۔ چند عزیز اور دوست مل کر ایک دو سٹ کتابیں منگالیں اور اپنے محلے اور بستی کے غیر مسلموں کو مطالعہ کرائیں۔

زکوٰۃ میں اسلام کا حق

اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں زکوٰۃ کے جو مصارف ارشاد فرمائے ہیں ان میں ایک مصرف "فی سبیل اللہ" ہے یعنی اللہ کی راہ میں خرچ کرنا۔ مفسرین نے فی سبیل اللہ سے مراد حربی جہاد بھی لیا ہے اور اسلام کی دعوت و اشاعت، اور معاندین اسلام کے علمی و قلمی حملوں کا دفاع یعنی رد و جواب بھی، عرب ریاست خط کے ممتاز محقق علامہ

یوسف القرضاوی نے فقہ الزکوٰۃ کے نام سے ایک محققانہ کتاب لکھی ہے جس کے ایک باب کا ترجمہ شمس پیرزادہ صاحب نے ادارہ "دعوۃ القرآن" بمبئی سے "مصارف زکوٰۃ" کے نام سے شائع کیا ہے مولانا شمس تبریز خاں نے بھی اس کا ترجمہ کیا ہے۔ جو ماہنامہ "زندگی" "رام پور" میں "ندائے فرقان" بنگلور سے نقل ہوا ہے۔ ہم شمس پیرزادہ صاحب کے ترجمہ کے اقتباسات درج ذیل کر رہے ہیں۔

(۱) امام فخر الدین رازیؒ فرماتے ہیں کہ — فی سبیل اللہ کے الفاظ سے لازم نہیں آتا کہ اس سے مراد صرف غازی ہوں۔

۲۔ علامہ صدیق حسن خاں روضۃ الندیہ میں لکھتے ہیں کہ۔ یہاں فی سبیل اللہ سے مراد اللہ کی راہ ہے۔ لیکن اس مدد کو جہاد کیلئے مخصوص کر دینے کی کوئی وجہ نہیں ہے بلکہ ہر ایسے کام میں صرف کرنا صحیح ہے جو اللہ کے راہ کے مفہوم میں ہو۔ یہاں لغوی طور پر آیت کے یہی معنی ہیں۔ اور جب شرعاً کوئی اور معنی منقول نہیں ہیں تو ضروری ہے کہ لغوی معنی مراد لیئے جائیں۔

۳۔ علامہ رشید رضا مصری اپنی تفسیر المنار میں زکوٰۃ کے مختلف مصارف اور ان کے مصالح بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ان مصالح میں سے یہ بھی ہے کہ اسلام کی خوبیوں اور برکتوں کو پیش کرنے کیلئے پختہ کار داعیوں کو تیار کیا جائے جو اس کی حکمتوں کو واضح کرنے اور اس کے مخالفوں کے اعتراضات کا منہ توڑ جواب دینے کی خدمت انجام دے سکیں۔ بحمد اللہ ادارہ اسلامی سابقہ سدن کے ذریعہ دونوں طریقوں پر کام ہو رہا ہے — علامہ قرضاوی نے اپنی رائے پیش کرتے ہوئے لکھا ہے۔ عصر حاضر میں اسلام کے پیغام کو عام کرنے کیلئے جن سرگرمیوں کی ضرورت ہے ہم ان کی چند صورتیں پیش کرتے ہیں۔

۱ صحیح اسلام کو پیش کرنے کیلئے دعوتی مراکز قائم کرنا جن کے ذریعہ گوشے گوشے میں ادیان و مذاہب کی کشمکش کے درمیان غیر مسلموں تک اسلام کا پیغام پہونچایا جائے۔ یہ کام یقیناً جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ آگے چل کر علامہ نے لکھا ہے۔ اسی طرح خالص اسلامی پرچہ کا اجراء جو گمراہ صحافت کے درمیان اللہ کا کلمہ بلند کرنے حق کا اظہار کرنے، اسلام پر عائد کیے جانے والے جھوٹے الزامات کی تردید کرنے،

شبہات کا ازالہ کرنے اور اسلام کو ہر قسم کی حاشیہ آرائی اور شائبوں سے پاک کر کے صحیح شکل میں پیش کرنے کی خدمت انجام دینا بلاشبہ جہاد فی سبیل اللہ ہے۔

مولانا ابوالکلام آزاد نے "ترجمان القرآن" میں فی سبیل اللہ کا یہ ترجمہ کیا ہے۔ "جہاد کیلئے اور ان تمام کاموں کیلئے جو مثل جہاد کے اعلاء کلمۂ حق کیلئے ہوں" — مولانا ابوالاعلیٰ مودودی نے تفہیم القرآن میں لکھا ہے۔ "درحقیقت جہاد فی سبیل اللہ قتال سے وسیع تر چیز کا نام ہے اور اسکا اطلاق ان تمام کوششوں پر ہوتا ہے جو کلمۂ کفر کو پست کرنے اور کلمۂ خدا کو بلند کرنے اور اللہ کے دین کو ایک نظام زندگی کی حیثیت سے قائم کرنے کیلئے ہو" علامہ قرضاوی اسلامی ملک کے رہنے والے ہیں انکے حالات سے ہمارے ملک کے حالات مختلف ہیں۔ ہمارے ملک میں اسلام کے مخالف جتنا پروپگنڈا ہوا ہے اور غلط فہمی و بدگمانی و نفرت و بیزاری پھیلائی گئی ہے اور پھیلائی جا رہی ہے۔ یہ صورتحال ہمارے ملک کیساتھ خاص ہے اور ہم اسکے مطابق کام کر رہے ہیں۔ زکوٰۃ کے متعلق علامہ کی تحقیقات سے ہمارا مقصد یہ دکھانا ہے کہ ہم اسلام کی دعوت و اشاعت کی جو تحریک چلا رہے ہیں اس میں صحیح شکل میں اسلام کو پیش کرنا اور معاندین کے جھوٹے الزامات اور معاندانہ اعتراضات کا منہ توڑ جواب دینا دونوں طرح کے کام ہو رہے ہیں۔ اسلئے زکوٰۃ میں اس تحریک کا بھی حق ہے۔ زکوٰۃ تو حامیان اسلام لازماً بھیجیں اور اپنے اعزہ و احباب سے بھی بھجوائیں۔ یہ بات بھی پیش نظر رکھیں کہ زکوٰۃ میں تو اسلام کا قانونی حق ہے۔ ایک مد انفاق فی سبیل اللہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنا۔ اس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر قرض سے تعبیر کیا ہے۔ ارشاد فرماتا ہے مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗ اَضْعَافًا كَثِیْرَةً (بقرہ آیت ۲۴۵) ترجمہ: تم میں کون ہے جو اللہ کو قرض حسن دے تاکہ اللہ اسے کئی گنا بڑھا چڑھا کر واپس کرے۔

قربان جائیے اس شان بندہ نوازی کی۔ جان و مال سب کچھ اسی کا عطیہ ہے۔ وہ حکماً مانگنے کے بجائے قرض مانگتا ہے اور کئی گنا بڑھا چڑھا کر واپس کرنے کا وعدہ فرماتا ہے۔ ایسا بہتر و کار اور نفع بخش معاملہ اور کیا ہو سکتا ہے۔ زکوٰۃ و انفاق بھیجئے اور داعیان اسلام کے ساتھ شامل ہو جائیے۔ اوپر دعوتی کتابوں کی فہرست دی گئی ہے ہم سے اپنی رقم کے مطابق کتابیں لیجئے اور غیر مسلموں کو تحفۃً دیجئے [illegible] کام دوسروں سے بھی لے سکتے ہیں۔ اور ہمیں بھی اجازت دے سکتے ہیں کہ ہم دعوتی کام کرنے والوں میں یہ کام نیز جہاد و تبلیغ میں انشاء اللہ کے [illegible]